زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 10-1 تا 16 آیت

"مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔ اُس کے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بُلا کر باہر لے جاتا ہے۔ جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چُکتا ہے تو اُن کے آگے آگے چلتا ہے۔ اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیونکہ وہ اُس کی آواز پہچانتی ہیں۔ مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اُس سے بھاگیں گی۔ کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ یسُوع نے اُن سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے۔ پس یسُوع نے اُن سے پھر کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے اُن کی نہ سُنی۔ دروازہ مَیں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو وہ نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گا اور چارہ پائے گا۔ چور نہیں آتا مگر چُرانے مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ مَیں اِس لئے آیا کہ وہ زِندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک۔ بھیڑیے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُن کو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ وہ اِس لئے بھاگ جاتا ہے کہ مزدور ہے اور اُس کو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ اچھا چرواہا مَیں ہوں جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔ اِسی طرح مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔ اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے اُن کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔"

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ خُداوند نے ہمیں آگاہی دی ہے کہ ایک ہی راستہ ہے جو ہمیں خُدا کی بادشاہت میں لے جا سکتا ہے اور یہ اُس ہمیشہ کے دروازے کے ذریعے سے ہوسکتا ہے۔ جو اِس مقصد کے لئے مُہیا کیا گیا ہے یعنی ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح۔ اور کوئی بھی دروازہ جس سے ہم داخل ہونے کی کوشش کریں یا وہ بادشاہی پر قبضہ کرنا چاہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ اور خُدا کسی کو بھی ایسا کرنے کی اِجازت نہیں دے گا۔ ہمارے خُداوند نے اکثر جب وہ اِس زمین پر تھا چرواہے کا

لفظ اِستعمال کیا۔ اور اُس نے بھیڑوں کی مثال بیان کی تا کہ ہم سمجھ سکیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ اُس نے ایک خاص اچھی وجہ سے بھیڑ کا لفظ اِستعمال کیا۔ بھیڑیں دُنیا کے جانوروں میں سے وہ جانور ہے جو کبھی سرکش نہیں ہوتی اور نہ ہی جنگلی ہوتی ہے۔ ہم نے کبھی جنگلی بھیڑ کا نہیں سُنا۔ بھیڑ تو بڑی نرم مزاج ہوتی ہے۔ اگر وہ جنگلی ہو جائے تو کوئی اُس کو نہ پالے۔ اور وہ گرمی کی وجہ سے مر جائیں۔ وہ جانوروں کا ایسا گروہ ہیں جو اپنے لیڈر کے پیچھے چلتی ہیں اور اگر ہم بھیڑوں کے گلے کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اگر ایک چھلانگ لگائے تو باقی بھی ساری چھلانگیں لگا دیں گی۔ وہ ایسے جانور ہیں جو لوگوں کی پوری توجہ کا باعث ہوتی ہیں۔ وہ کپڑے مُہیا کرتی ہیں۔ دُودھ دیتی ہیں۔ گوشت مُہیا کرتی ہیں اور بہت سی دوائیوں میں پہلے بھی اور آج اِستعمال ہوتی ہیں۔

اِسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قیمتی جانوروں کا گروہ ہیں۔ اِسی لئے ہمارے خُداوند نے بھی کلیسیاء کو بھیڑیں کہا ہے اور وہ ہمارا چرواہا ہے۔ ہم اپنے مُلک میں اُس کا مطلب نہیں سمجھ سکتے کہ ہمارا خُداوند کیا کہنا چاہتا تھا۔ کیونکہ یہاں ہم بھیڑوں کو ایک جگہ پر رکھتے ہیں جو کہ ایک ہی مالک کی ملکیت ہوتی ہیں۔ لیکن اگر ہم مشرقِ وسطیٰ (مڈل ایسٹ) میں جائیں تو ہم وہاں پر کوئی باڑ نہیں دیکھیں گے۔ ہم تمام چرواہوں کو اِکٹھے مل کر کام کرتے ہوئے دیکھیں گے اور پورے دِن کے ختم ہونے پر شام کے وقت وہ سب ایک باڑے میں جمع کر دی جاتی ہیں۔ اور سب بھیڑیں آپس میں مل جُل جاتی ہیں اور رات کو اِکٹھی حفاظت میں رہتی ہیں۔ ہم سوچتے ہوں گے کہ یہ ایک بہت بڑا کام ہوگا۔ مگر یہ بہت سادہ طریقے سے ہوتا تھا۔ ہر چرواہا اپنے مختلف طریقے سے اُن کو بُلاتا تھا۔ کوئی بانسری بجاتا تھا، کوئی گاتا تھا، کوئی بھیڑوں کو نام لے کر بُلاتا تھا۔ کوئی سیٹی بجاتا تھا اور جب یہ چرواہے اپنی بھیڑوں کے پاس آتے تھے وہ اپنی بھیڑوں کو بُلاتے تھے اور بھیڑیں ایک ایک کر کے اُن کے پیچھے آ جاتی تھیں، جب تک کہ ساری بھیڑوں کو تلاش نہ کر لیا جاتا۔

ہمارا خُداوند ہمیں بتا رہا ہے کہ ہم اِس دُنیا میں رہتے ہیں۔ ایسی دُنیا جس میں بہت سے لوگ رہتے ہیں لیکن ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں خوف زدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے اور اُس کی بھیڑیں اُس کی آواز کو پہچانتی ہیں اور اُس کی آواز خُدا کا کلام ہے جو ہمیں سنایا جاتا ہے اور اگر ہم خُدا کے کلام کو سُنتے ہیں اور اُس کو اپنے دِل میں رکھتے ہیں تو پھر ہمارا اچھا چرواہا ہمیں جان لے گا۔ اور جب وہ ہمیں بلاتا ہے، ہماری راہنمائی کرتا ہے، ہمیں لے جا کر کھانا کھلاتا ہے، ہمیں اپنی حفاظت میں رکھتا ہے، ہمیں پانی پلاتا ہے، ہماری فکر کرتا ہے تو پھر ہم بھی جانتے ہیں کہ ہمیں کس کے پیچھے چلنا ہے۔ اچھا چرواہا ہی وہ دروازہ ہے جو ہمیں خُدا کی بادشاہی میں لے جائے گا۔

اُس کے لئے ہمارے پاس رُوح القدس ہے۔ خُدا ہمارے اندر موجود ہے تا کہ ہم خُدا کے کلام کو پہچان سکیں۔ اُس کی راہنمائی میں چلیں۔ اُس کے ساکرامنٹوں کو سمجھیں اور یہ جان سکیں کہ وہ ہمارے لئے کیا کرتے ہیں۔ کاش ہم جھُوٹے دروازوں سے بھٹک نہ جائیں کیونکہ دُنیا میں بہت سے جھوٹے دروازے ہیں اور یہ سب مخالفِ مسیح ہیں۔ انگریزی زبان میں

اِس کا مطلب ہوتا ہے اُس کی بجائے، اِس لحاظ سے دُنیا میں بہت سے مخالفِ مسیح ہیں۔ وہ کہتے ہیں میرے پیچھے آؤ مَیں تمہاری قسمت بنا دیتا ہوں۔قسمت کا حال بتانے والے، ستاروں کا علم جاننے والے اور اِس قسم کے دوسرے کام کرنے والے مخالفِ مسیح ہیں۔ اِیسے مخالفِ مسیح بھی دُنیا میں آنے والے ہیں جو کہیں گے کہ ہمیں خُدا کے ساکرامنٹوں کی ضرورت نہیں۔ یہ کرنا یا وہ کرنا ہی کافی ہے اور اِس طرح وہ بھیڑوں کے گلے میں شامل ہو جائیں گے۔ جھوٹے نبی دُنیا میں آ رہے ہیں اور بہت سے لوگ اِن جھوٹے نبیوں کی پیروی اور عبادت کر رہے ہیں۔لیکن ہمیں اپنے اِیمان پر مضبوط ہونا چاہیے۔ ہمارا بھروسہ اور اعتماد خُدا کے کلام پر اور اپنے خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح پر اور اُس سب پر ہے جس کو اس نے ہمارے لئے دُنیا میں قائم کیا اور اگر ہم خُدا کے کلام پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ یہ ہمیں خُدا کی بادشاہی میں لے جائے گا

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

Word of Life No.10 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: 1-یوحنا 5-4 آیت

''جو کوئی خُدا سے پیدا ہوا ہے وہ دُنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دُنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا اِیمان ہے۔''

یہ اِیمان کہ یسُوع خُدا کا بیٹا اور دُنیا کا ہونے والا نجات دہندہ ہے،ختم ہوتا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے مسیحی بھی اِس کی زد میں آ چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو معجزے اُس نے کئے صرف ''معجزوں کی کہانیاں'' ہیں۔ اصل اِیمان یہ ہے، یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو جانیں کہ انسان اپنے گُناہ کی وجہ سے اپنی اصل منزل سے کٹ گیا ہے۔ ہمارا رُجان اِس حقیقت کی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔''کیونکہ ہم سب گنہگار ہیں جو کہ خُدا کے جلال سے دُور ہو گئے ہیں۔'' اِس لئے ہمیں خُدا کی باتوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ خُدا جانتا ہے کہ ہمارے تھوڑے قرض دوسروں کے بڑے بڑے قرضوں کے مقابلے میں کم ہیں۔ بے شک ہمیں رحم کی ضرورت ہے۔لیکن مختلف پیمانوں سے صرف اُس وقت تک جب تک ہم اپنی آنکھوں کو مزید بند نہیں کر سکتے کہ ہر گُناہ کے کتنے تباہ کُن اثرات ہو سکتے ہیں، تو پھر ہمیں اپنے گُناہوں کا احساس ہونا شروع ہوتا ہے اور اپنی کھوئی ہوئی شخصی حالت یاد آتی ہے۔مگر اُس وقت ہماری نااہلی اِس بڑی ضرورت کو پورا نہ کر سکنے کی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ پھر آخر ہمیں احساس ہوتا ہے کہ خُدا سے علیحدگی کا کیا مطلب ہے اور پھر اس علیحدگی کے زیرِ اثر ہم تکلیف اُٹھاتے ہیں جیسے مسرف بیٹے کی تمثیل میں توبہ کی نوبت آئی ہے اور یہ فیصلہ کہ مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور زیادہ پکّا ہوتا جاتا ہے۔

پھر ہم وہ لوگ بن جاتے ہیں جو دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں۔ جس کے متعلق یسُوع نے کہا کہ وہ تمہارے واسطے کھولا جائے

گا۔ اِس طرح اِیمان کا مطلب ہے ڈھونڈنا اور حاصل کرنا۔ خُدا کے ساتھ ملاپ، جو غیرمشروط فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ہماری رُوح کے آرام کا سبب بنتا ہے۔ پھر ہم شُکرگزاری کے ساتھ اُس کی محبت میں بڑھتے ہیں اور آخر عقیدت میں گہرے ہو جاتے ہیں اور وہ ہماری زِندگی کا خُداوند بن جاتا ہے۔ محبت کرنے والے لوگ خوشی سے ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں۔ اَب یہ اُن کے لئے کوئی بوجھ نہیں ہوتا۔ جو کوئی مسیح کے وسیلے سے خُدا سے محبت رکھتا ہے تو وہ خُدا کے حُکموں کو مان کر خوشی محسوس کرتا ہے۔ اِس سے بھی زیادہ اُس کو شریعت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا کیونکہ اُس کی محبت اُسے اِس قابل بناتی ہے کہ وہ اُس کے حُکموں پر بغیر کسی مُشکل کے عمل کرتا ہے۔ کسی مقصد کے بغیر نہیں بلکہ پولوس کہتا ہے ”محبت شریعت کی تعمیل ہے۔“ (رومیوں 10:13) یہ قابلِ فہم بات کہ ایسا اِیمان پھر اعمال کی طرف مڑتا ہے۔ مسیح کی محبت ہمیں خُدا کی طرف سے ہمیں اپنے جیسے اِنسانوں کی طرف موڑتی ہے جسے انجیل کی خوش خبری پکڑ لیتی ہے۔ وہ کسی طرح بھی بے کار نہیں رہتا۔ مسیح اُن سب کو جنہیں وہ بلاتا ہے اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ اُس کا ہمارے لئے حُکم ہے کہ پھل لاوَ۔ کیونکہ انگُور کی جو ڈالی پھل نہیں لاتی وہ کاٹ ڈالی جاتی ہے جبکہ اِس کے برعکس جو پھل لاتی ہے اُس میں زِندگی کا اِظہار ہے۔ خُدا کی محبت کا تجربہ اور اُس کی برکتوں کا حصول ہمارے اِیمان کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ حلیم بھی ہے اور عجیب خوشی بھی رکھتا ہے کیونکہ اکثر شک پیدا ہو جاتے ہیں اور اُس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ لیکن اُس کا رحم اور فضل ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ آخر میں اِیمان سے زِندہ اُمید پیدا ہوتی ہے کہ خُدا اپنی شان دار بادشاہت قائم کرے گا اور جیسا کہ وعدہ کیا گیا ہے، اِنسان کی نجات کا باعث بن جاتا ہے مگر اپنے وقت پر اِس لحاظ سے جیسے جیسے خُدا کی محبت بڑھتی ہے تو ہماری خواہش بھی بڑھتی ہے کہ ایسا جلد واقع ہو۔ مسیح یسُوع دُنیا پر غالب آیا ہے اور وہ ہر ایک کو موقع دیتا ہے کہ وہ اِس فتح کا حصہ بنے۔

(مرحوم) اپاسٹل ولفرڈ بیرن

جرمن

Word of Life No.11 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 1:24 تا 10 آیت

”زمین اور اُس کی معموری خُداوند ہی کی ہے۔

جہان اور اُس کے باشندے بھی۔

کیونکہ اُس نے سمندروں پر اُس کی بُنیاد رکھی

اور سیلابوں پر اُسے قائم کیا

خُداوند کے پہاڑ پر کون چڑھے گا؟
اور اُس کے مقدّس مقام پر کون کھڑا ہوگا؟
وہی جس کے ہاتھ صاف ہیں اور جس کا دِل پاک ہے۔
جس نے بطالت پر دِل نہیں لگایا
اور مکر سے قسم نہیں کھائی۔
وہ خُداوند کی طرف سے برکت پائے گا۔
ہاں اپنے نجات دینے والے خُدا کی طرف سے صداقت
یہی اُس کے طالبوں کی پشت ہے
یہی تیرے دِیدار کے خواہاں ہیں یعنی یعقوب (سلاہ)
اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو!
اَے اَبدی دروازو اُونچے ہو جاؤ۔
اور جلال کا بادشاہ داخل ہوگا۔
یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟
خُداوند جو قوی اور قادر ہے
خُداوند جو جنگ میں زورآور ہے۔
اَے پھاٹکو! اپنے سر بلند کرو۔
اَے اَبدی دروازو۔ اُن کو بلند کرو۔
اورجلال کا بادشاہ داخل ہو گا۔
یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟
لشکروں کا خُداوند۔
وہی جلال کا بادشاہ ہے (سلاہ)۔‘‘

جب ہمارا خُداوند اِس زمین پر تھا تو وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ کلامِ مقدس کی تلاش کرو۔ کیونکہ اُس کے اندر تمہیں اَبدی زِندگی ملتی ہے۔ لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو میرا اِمتحان کرتے ہیں اِس لئے وہ میرے پاس نہیں آ سکتے۔ ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے جب ہمارا خُداوند یہ تعلیم دے رہا تھا جو خُدا کا کلام اُس وقت موجود تھا وہ صرف پُرانا عہدنامہ ہی تھا۔ نیا عہدنامہ ابھی پیدا نہیں ہوا تھا کیونکہ اُس کا اِمتحان کرنے والا ابھی مرنہیں گیا تھا۔ وہ اُن کو زبوروں اور انبیاء کی کتابوں کے متعلق بتاتا تھا۔ ہم خُدا کے کلام

میں بھی پڑھتے ہیں کہ وہ چالیس دِن تک اُن کو نظر آتا رہا اور خُدا کی بادشاہت کے بھید ظاہر کرتا رہا۔ وہ اُن کو زبور اور نبیوں کی کتابوں کے متعلق سمجھاتا رہا۔ کیونکہ وہ پہلے اِن کو نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ یہ خُدا کی قدرت سے لکھے گئے تھے جو رُوح القدس ہے۔ مگر ابھی تک اُن پر رُوح القدس نازل نہیں ہوا تھا۔ لیکن جب وہ بند دروازوں کے اندر داخل ہو گیا تو اُس نے کہا: ''رُوح القدس لو۔'' اِس طرح اِن چالیس دِنوں کے اندر اُن کو سمجھ دی گئی کہ خُدا کے کلام میں مستقبل کے واسطے پیشینگوئیاں کی گئی ہیں۔

زبور 24 حقیقت میں اُس کے منصوبہ کی تکمیل کو بیان کرتا ہے جس کا آغاز اُس کے خالق خُدا باپ سے ہوتا ہے جس نے سب چیزوں کو اور جو کچھ اُن کے اندر ہے، پیدا کیا۔ وہ سب چیزوں کا مالک ہے۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ وہ دُنیا میں ایسی نسل پیدا کریں جو خُدا کی طرف دیکھیں اور وقت مقررہ پر آسمان کی بلندیوں پر اُس میں شریک ہوں۔ اِس زبور میں وہ اِنسان کے زوال کا ذِکر کرتا ہے کہ کس طرح وہ گُناہ میں گھر گیا اور اِس کی وجہ سے اِنسان اور خُدا کے درمیان جُدائی پیدا ہوگئی۔ اِس زبور میں اُس نے اُمید دِلائی ہے کہ ایک دِن ایسا آئے گا جب خُدا کی مرضی پوری ہو گی کہ ایک دفعہ پھر اِنسان کے ساتھ وعدہ کیا گیا کہ وہ اُسے اپنے ساتھ لے کر جائے گا اور وہ مقصد پورا ہو گا جس کے لئے اُسے خلق کیا گیا تھا۔ اُس نے اس کو مقدس شہر اور مقدس جگہ کے متعلق بتایا۔ اُس مقدس شہر کو اُس وقت تک دیکھا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ اُنہیں مستقبل کے لئے ایک اُمید دے رہا تھا یعنی خُدا کی بادشاہت کی اُمید۔ وہ اُنہیں بتا رہا تھا کہ خُدا کی بادشاہت تیار کی جا رہی ہے اور وہ اِن برکتوں کو حاصل کریں گے۔ وہ بھی خُدا کی بادشاہت میں شریک ہوں گے۔ آج ہم اُسی وعدے کے وارث ہیں۔ آج دُنیا میں بہت سے مسیحی ایسے ہیں جو اِیمان کے اُس راستے کو بھُول چُکے ہیں جس کا مقصد خُدا کی بادشاہت میں شریک ہونا ہے۔

خُدا کی بادشاہت اِس زمین پر وہ وقت ہو گا جب ہزار سالہ دَور میں خُدا کی برکتیں اِطمینان دیں گی۔ وہاں نہ موت ہو گی نہ بیماری۔ نہ وہم اور آزمائش۔ نہ تکلیفیں۔ نہ دُنیا کی فکریں۔ ہم خُدا کی سربراہی میں رہیں گے۔ ہم اُس کے ساتھ مقدس جگہ پر رہیں گے۔ یہ ایسی جگہ ہو گی جہاں اُس کی مرضی پوری ہو گی۔ وہ اپنی ساری برکتیں ہمیں دے گا۔ وہاں سے پھر ہم ہمیشہ کی زِندگی میں داخل ہوں گے۔ اِسی لئے اُس نے اپنے شاگردوں (اپاسٹلز) کو یہ خصوصی ہدایات دیں کہ وہ سب دُنیا میں جائیں اور خُدا کی بادشاہی کی منادی کریں۔ اُس نے ہمیں خُدا کی بادشاہی کے متعلق بتایا اِس لئے ہمیں اِس بادشاہت کا راستہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اُس نے ہمیں اِس بادشاہت کا راستہ بتا دیا ہے۔ اُس نے دروازوں اور دَروں کو یہ ہدایت دی ہے:

''اُونچے کرو سر دروازے۔ اونچے ہو سب دَرو۔''

اِس کا مطلب ہے کہ ہم خُدا کی قدرت کی طرف دیکھیں اور اپنے آپ سے یہ سوال کریں: ''یہ اَبدی دروازہ کیا ہے؟''

اگر ہم اِنسان کے بنائے ہوئے دروازوں کو دیکھیں تو وہ ہمیشہ تک قائم نہیں رہتے۔ صرف ایک ہی دروازہ ہے یعنی مسیح خُداوند۔ اُس نے کہا: ''بھیڑ خانہ کا دروازہ مَیں ہوں۔'' وہ ہمیشہ کی زِندگی کا راستہ ہے جس کے ذریعے سے ہم خُدا کی بادشاہت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اُس نے کہا: اگر ہم خُدا کی بادشاہت کے اِس راستے کو سمجھنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اُس کے

کلام کو سُننا چاہیے اور پھر اُس کو لوگوں تک پہنچانا چاہیے۔

''اَے یعقوب سُن لے۔''

اَب ہم جانتے ہیں کہ علامتی طور پر ابراہام باپ ہے، اضحاق بیٹا ہے اور یعقوب رُوح القدس ہے۔ یعقوب کے بارہ بیٹے تھے جو بارہ رسولوں یعنی اپاسٹلز کی خدمت کی پیشروی کو بیان کرتے ہیں۔ اور رُوح القدس کی طاقت سے اِس کلام کو دُنیا میں لے کر جاتا ہے تا کہ ہم اِس کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔ اِسی وجہ سے ہم اور تمام مسیحی رسولوں کا عقیدہ پڑھتے ہیں اور ہم رُوح القدس پر اِیمان رکھتے ہیں جو پوری دُنیا میں اپاسٹالک چرچ میں پایا جاتا ہے۔ ہم مقدسوں کی رفاقت، گُناہوں کی معافی اور جسم کے جی اُٹھنے اور ہمیشہ کی زِندگی پر اِیمان رکھتے ہیں۔ رُوح القدس ہمیں بتاتا ہے کہ اِس دُکھ بھری زِندگی میں جہاں ہم بہت ساری چیزوں کو واقع ہوتے دیکھ رہے ہیں، جو ہمارے اِیمان کو توڑنے کے لئے بھیجی جاتی ہیں، مگر پھر بھی ہمارے اندر رُوح القدس ہے جو ہم پر ہمیشہ زور دیتا ہے کہ ہم خُدا کی بادشاہت کو حاصل کریں۔ ہم خُدا کے کلام پر اِیمان رکھیں اور اُس پر بھروسہ کریں۔ اِس طرح تمام چیزوں کو مکمل کر کے زبور نویس کے ساتھ مل کر کہیں: ''یہ جلال کا بادشاہ کون؟'' پھر دُنیا میں راست بازی قائم ہو گی۔ وہ راست بازی جو صرف مسیح کے ذریعے سے ممکن ہے اور خُدا کے ساتھ ملاپ کرا سکتی ہے۔ ہم فروتنی سے اپنے ہاتھوں کو دھوتے ہیں۔ ہمارے اندر خالص دِل پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر ہم کہیں گے: ''یہ جلال کا بادشاہ کون ہے؟'' یہ جلال کا بادشاہ دُنیا میں آتا ہے تا کہ اُن سب کو اپنے ساتھ لے کر جائے جو تیار ہوں گے اور اُس کا اِنتظار کر رہے ہوں گے۔ ہم اُس خُداوند کے ساتھ مل کر کہیں گے: ''یہ جلال کا بادشاہ ہے۔'' ہم سب اُس کے گواہ ہوں گے کہ وہ آ رہا ہے تا کہ ہمیں اپنی بادشاہت میں لے کر جائے۔ یہی وہ وعدہ ہے، یہی خُدا کا کلام ہے، یہی ہماری اُمید ہے۔ یہی ہماری زبردست خواہش ہے اور جس کے لئے ہم زِندگی گزارتے ہیں۔ ہمیں محتاط ہونے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنی اِس راہ سے کسی طرح سے بھی بھٹک نہ جائیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 5:3 اور 8 آیت

''مَیں لیٹ کر سو گیا

مَیں جاگ اُٹھا۔ کیونکہ خُداوند مجھے سنبھالتا ہے

نجات خُداوند کی طرف سے ہے

تیرے لوگوں پر تیری برکت ہو۔''

''میں لیٹ کر اِطمینان سے سو جاؤں گا۔
کیونکہ صرف تُو ہی اَے خُداوند
مجھے محفوظ رکھتا ہے۔''

بار بار خُدا کا کلام بنی نوع اِنسان کی نجات کا اعلان کرتا ہے جو خُدائے قادرِ مطلق کے وسیلے سے ہمیں ملتی ہے۔ زبورنویس کی یہ آیتیں کئی سو سال بعد یسُوع مسیح کی قیامت کے واقعہ کا ذِکر کرتی ہیں۔

اِنسان ہونے کا مطلب ہے کہ ہماری حدیں محدود ہیں۔صحت کی حد، زِندگی اور وقت کی حد۔ چرچ کا ایک بڑا پرانا گیت ہے: ''ہم اِس زمین پر صرف مہمان ہیں جو بغیر آرام کے سفر کر رہے ہیں جس کو بہت سی مُشکلات کا سامنا ہے۔ جب کہ ہم اپنی منزل کی طرف یعنی اپنے گھر کی طرف چلتے جا رہے ہیں۔'' راستے خطرناک ہیں اور بہت دفعہ ہم اُن پر اکیلے ہی ہوتے ہیں۔ اِن خطرناک گلیوں میں کوئی بھی ہمارے ساتھ جانا نہیں چاہتا۔صرف ایک شخص ہے یعنی محبت کرنے والا یسُوع۔ وہ وفاداری کے ساتھ ہمارا ہم سفر ہے۔ جب کہ ہر کوئی بھول جاتا ہے۔

یسُوع اِنسان کی تکلیفوں کو جانتا ہے۔ اِس لئے ہمیں شان دار رہائی کے متعلق بتایا گیا ہے۔لوگ اپنی بے بسی میں یسُوع کے پاس آتے ہیں۔ اور وہ ہماری سمجھ سے بڑھ کر ہماری مدد کرتا ہے۔ جب ہر طرف سے مایوسی نظر آتی ہے۔

کچھ دوست ایک مفلوج کو یسُوع کے پاس لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بڑی مُشکل سے وہ بھیڑ میں سے ہو کر راستہ بناتے ہیں۔ جب وہ گھر کے اندر داخل نہیں ہو سکتے وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اُوپر چڑھ جاتے ہیں اور چھت پھاڑ کر اپنے دوست کو یسُوع کے قدموں میں لاتے ہیں۔ یسُوع نے اُن کے اِس عمل کو دوستوں کی محبت سے بڑھ کر قبول کیا۔ یہاں اُسے ایک بھروسہ نظر آیا جو اُس کی تلاش کر رہا تھا کہ یسُوع نجات دہندہ ہے۔ اَب یسُوع بیمار کو شفا دینا شروع کرتا ہے۔ یہ اِتنا زبردست تھا کہ جو دیکھ رہے تھے اُن کے مُنہ بند ہو گئے۔ وہ اِس آدمی کی زِندگی کو ٹھیک کر دیتا ہے اور اُس کو خُدا کے ساتھ ملا دیتا ہے۔ وہ اُس کے گُناہ معاف کر دیتا ہے (لوقا 18:5 تا 26 آیت)۔

یسُوع ہماری غلطیوں کو بھی جانتا ہے اِس لئے وہ ڈاکٹر کی طرح بیماری کی علامات کو نہیں دیکھتا بلکہ براہِ راست بیماری کی جڑ کو پکڑتا ہے یعنی گُناہ۔ اور جو کوئی گُناہ سے شفا پاتا ہے اُس کے اندر نئی زِندگی شروع ہو جاتی ہے۔ اور باقی کی دوسری چیزیں یعنی اعضاء کا اَکڑ جانا، اِدھر اُدھر درد ہونا، آپ کی بے چینی، آپ کی فکریں اُن سب کو لے لیا جائے گا۔ اپنی چارپائی اُٹھا اور گھر چلا جا (لوقا 24:5 آیت)۔ اُس دِن خُدا ہمارے ساتھ کلام کرتا ہے اور ہمیں اپنی کامل دُنیا میں لے جاتا ہے۔ایک اور بڑا معزز آدمی دوڑتا ہوا یسُوع کے پاس آتا ہے اور اُس کے سامنے زمین پر گر کر اُسے سجدہ کرتا ہے۔ وہ یائیر نامی شخص عبادت خانہ

کا سردار تھا۔ وہ اپنی طاقت کے بالکل آخر پر پہنچ چکا تھا جب وہ یسُوع کے پاس پہنچا۔ اُس کی زِندگی میں اِتنا اندھیرا کبھی نہ تھا۔ اُس کی بیٹی شاید اَب زیادہ دیر زِندہ نہ رہ سکے۔ وہ اپنی زِندگی کے ساتھ لڑ رہی ہے۔ موت کا خطرہ اُس کے اُوپر ہے۔ تب وہ چِلا اُٹھتا ہے۔ ''میری بیٹی مری جا رہی ہے! جلدی سے اُس کے پاس چل کر آ۔ اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تا کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔''

اپنی اِس اِنتہا کی ضرورت میں وہ اَب کوئی بڑا آدمی نہیں تھا۔ وہ لوگوں کی بھیڑ میں ہے۔ اَب صرف وہ ایک باپ ہے اور اُن میں سے ایک۔ اُس کی بیٹی اُس کے لئے اہم ہے۔ اُس کی زِندگی اہم ہے۔ اُس کے دِل پر خوف چھایا ہوا ہے۔ یائیر کے دوست اُس کی طرف نہ میں سر ہلاتے ہوئے آتے ہیں۔ اَب کوئی تمہاری بیٹی کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اَب سب کچھ ختم ہو چُکا ہے۔ یائیر بڑی مایوسی میں تھا۔ ہر چیز ختم ہو چکی ہے۔ اَب یسُوع اُس کی طرف مُڑ کر کہتا ہے: ''فکر نہ کر! ڈر و مت صرف اعتقاد رکھ!'' اَب دونوں کو شفا ملنا شروع ہوتی ہے۔ پہلے باپ اور پھر اُس کے گھر پریشان کُن مفلوج اور بظاہر ختم ہو گئی ہوئی زِندگی کو۔ پھر یسُوع ماں سے کہتا ہے جو کہ اپنی بیٹی کے پاس ٹھہری ہوئی تھی۔ اور کچھ دوستوں کو اِجازت دی گئی کہ وہ وہاں ٹھہریں۔ ماں کہتی ہے: ''وہ مُردہ پڑی ہے۔'' لیکن یسُوع نے بڑے پیار سے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور کہا: ''لڑکی! مَیں تجھ سے کہتا ہوں، اُٹھ!'' اور پھر وہ لڑکی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی تھی اور اُس نے پہلا قدم اُٹھایا۔ اَب وہ دُوبارہ زِندہ ہو گئی۔ اُس کے ماں باپ سوچ بھی نہیں سکتے تھے (مرقس 21:5 تا 24 آیت اور 35 تا 43)۔ یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اِختیار، نزدیکی اور اِنسانیت مل کر یسُوع کو کام کرتے دیکھ رہے تھے کہ کس طرح یسُوع جو خُدا کا بیٹا ہے کیسا اِختیار رکھتا ہے۔ سب نے اُس کے بچانے والے پیار کا تجربہ کیا۔ اُس نے بظاہر نہ ٹوٹنے والے قوانین کو یعنی موت، فالج، مایوسی اور ہر طرح کی تکلیف کو توڑ دیا۔ پس یسُوع کے ساتھ نجات کی ایک نئی حقیقت کا آغاز ہو گیا۔ جس نے زِندگی اور اِنسانیت کے لئے تمام گہرائیوں کو ختم کرنے کا راستہ نکالا۔

اپاسٹل رولینڈ بوہم (ریٹائرڈ)

جرمنی

Word of Life No.13 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 14:139 تا 18 آیت

''مَیں تیرا شکر کروں گا کیونکہ مَیں عجیب و غریب طور سے بنا ہوں۔

تیرے کام حیرت انگیز ہیں۔

میرا دِل اِسے خوب جانتا ہے

جب میں پوشیدگی میں بن رہا تھا

اور زمین کے اسفل میں عجیب طور سے مُرتب ہو رہا تھا
تو میرا قالب تجھ سے چھُپا نہ تھا۔
تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادے کو دیکھا
اور جو ایام میرے لئے مقرر تھے
وہ سب تیری کتاب میں لکھے تھے۔
جبکہ ایک بھی وجود میں نہ آیا تھا
اَے خُدا! تیرے خیال میرے لئے کیسے بیش بہا ہیں
اُن کا مجموعہ کیسا بڑا ہے!
اگر مَیں اُن کو گِنوں تو وہ شمار میں ریت سے بھی زیادہ ہیں
جاگ اُٹھتے ہی تجھے اپنے ساتھ پاتا ہوں۔''

یہاں ہم خُدا کی بیش قیمت ہستی کو دیکھتے ہیں جو ہماری سرشت کو اُس وقت سے جانتا ہے جب ہمارے پیدا ہونے کی سوچ بھی نہیں تھی۔ ہمارے ہر اعضاء کی ترتیب اُس کی کتاب میں لکھی تھی تا کہ ہماری زِندگیوں میں کوئی مقصد پیدا ہو۔

خُدا کے خیالوں کو جو اُس نے ہمیں پیدا کر کے برکتیں دیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ سمندر کی ریت کی مانند ہیں۔ اِس کے اندر ایک پشینگوئی پائی جاتی ہے جس کے متعلق ہمارے خُداوند نے خود فرمایا۔

خُدا کی برکتیں سمندر کی ریت کی مانند ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آج دُنیا میں بہت سے لوگ خُدا کی برکتوں کے لئے اُس کی تعریف کرتے ہیں لیکن سمندر کی ریت کی طرح مستحکم نہیں۔ اِس ریت میں کوئی اِستحکام نہیں ہے کیونکہ وہ سمندر میں آتی جاتی رہتی ہے۔ آج بھی ایسا ہی ہے۔ ہمیں اُن برکتوں سے آگے بھی دیکھنا ہے۔ اُس ریت سے آگے بھی سوچنا ہے کہ وہ کہاں سے آتی ہے؟ اور اپنے سچے دِل سے اُس کی عبادت اور تعریف کرنی ہے جس نے وہ تمام برکتیں عطا کی ہیں۔ اگر ہم اپنی زِندگی اور اپنے مستقبل کو یا اُن کو سمندر کی ریت پر بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں تکلیف اُٹھانی پڑے گی جیسا کہ ہمارے خُداوند نے جب وہ زمین پر تھا ہمیں سکھایا تھا (متی 24:7 تا 29 آیت)۔ اُس نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمیں اپنی زِندگی کیسے گزارنا ہے۔

یہ سارے اِلفاظ دُعاؤں اور درخواستوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ ہماری نصیحت کے لئے ہیں۔ وہ ترتیب وار لکھے ہوئے اِلفاظ ہیں۔ یہ اُس کے کلام کی باتیں ہیں اِس لئے ہمیں اِن کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔

متی 24:7 تا 29 آیت:

''پس جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اُس عقل مند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا۔ اور مینہ برسا اور پانی چڑھا۔ اور آندھیاں

چلیں اور اُس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا۔ کیونکہ اُس کی بُنیاد چٹان پر ڈالی گئی
تھی۔ اور جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس بیوقوف آدمی
کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔ اور مینہ برسا او رپانی چڑھا اور
آندھیاں چلیں اور اُس گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گر گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔" جب
یسُوع نے یہ باتیں ختم کیں تو ایسا ہوا کہ بھیڑ اُس کی تعلیم سے حیران ہوئی۔ کیونکہ وہ
اُن کے فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحبِ اِختیار کی طرح اُن کو تعلیم دیتا تھا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے خُداوند نے اِن ریتوں کے متعلق صاف واضح کیا۔ خُدا ہمیں بہت سی برکتیں دیتا ہے اور ہمیں اُن برکتوں کو یاد کر کے شُکر گزار ہونا چاہیے لیکن اپنا گھر اِس ریت پر نہیں بنانا چاہیے بلکہ اُس چٹان پر اپنا گھر بنانا چاہیے جو مسیح یسُوع ہے اور اُس کا کلام ہے۔

خواہ کتنا بڑا طوفان ہماری زِندگیوں میں آئے وہ برکتیں آخرکار ناکام ہو جائیں گی۔ لیکن اگر ہم نے چٹان پر اپنا گھر بنایا ہے جو کہ مسیح کا کلام ہے تو پھر ہم اِن طوفانوں کا مقابلہ کریں گے اور اپنے باطن میں بڑی طاقت حاصل کریں گے۔

دیکھنا یہ ہے کہ ہماری زِندگیاں اِدھر اُدھر بھٹکتی نہ پھریں۔ یعنی خُدا کی برکتوں کے لئے شُکرگزاری کریں لیکن خُدا جو اِن برکتوں کا دینے والا ہے اُس کا شُکر ادا کریں۔ آج کی دُنیا میں ہم ایسا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں جو تخلیق کی چیزوں کی عبادت تو کرتے ہیں لیکن خالق خُدا کی نہیں۔ بہت سارا پیسہ اور ریسرچ مخلوقات کی تحقیق پر خرچ کیا جا رہا ہے بغیر یہ سوچ کہ ہم خالق خُدا کا ہاتھ بھی اِس معاملے پر مانگ لیں۔ ہمیں اِس بات کا شکار نہیں ہونا چاہیے کہ ہم اپنی زِندگیوں کو خُدا کی برکتوں تک ہی محدود کر لیں۔

دوسری بڑی پشینگوئی جو زبور نویس نے اپنے اِلفاظ میں بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ جب مَیں جاگتا ہوں تو تُو میرے ساتھ ہوتا ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اِس کے دو مطلب ہیں۔ ایک جسمانی مطلب اور دوسرا رُوحانی مطلب۔

جسمانی مطلب یہ ہے کہ صبح کو جب ہم اپنی آنکھیں کھولتے ہیں تو خُدا کی بڑی برکت ہمارے ساتھ ہوتی ہے اور ہم پھر بھی اُس کے ساتھ نہیں۔ اور ہم ہمیشہ اُس کو کہہ سکتے ہیں کہ وہ پورا دِن ہمارے ساتھ رہے۔

رُوحانی طور پر اِس کا مطلب بڑا عظیم ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب اِس دُنیا سے جاتے ہوئے ہماری آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، جیسے سوتے وقت ہوتا ہے تو جب ہم آنکھیں کھوتے ہیں تو ہم پھر بھی خُدا کے ساتھ ہوتے ہیں کیونکہ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور نہ ہی بھول جائے گا۔

یہ وعدہ مسیح یسُوع نے صلیب پر تمام مسیحیوں کے لیے کیا۔ اُس نے کہا:

"آج ہی تُو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔"

اُس کی کلیسیاء میں یعنی اُس کی رُوحانی عمارت میں ہمارا جو مقام ہے وہ ہم کبھی بھی کھونے نہیں دیں گے۔ ہم تو صرف ایک جگہ سے دُوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں۔ اِس لئے ہم خُدا کی برکتوں کو حاصل کرتے رہیں گے جو اِس وقت ہماری سمجھ سے باہر ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنز لینڈ

Word of Life No.14 - 2016

زِندگی کا کلام

حوالہ: افسیوں 13:2 آیت

''مگر تُم جو پہلے دُور تھے اَب مسیح یسُوع میں مسیح کے خُون کے سبب سے نزدیک ہو گئے ہو۔''

حال ہی میں ایک کتاب جو کہ 1884ء میں لکھی گئی تھی کا مطالعہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل مضمون میرے سامنے ظاہر ہوا۔ جو ہم سب کے لئے ہمارے حوالے کے مطابق قابلِ غور ہے کہ ہم کس طرح خُداوند کے حُکم کو پورا کر سکتے ہیں اور خُداوند کی خدمت کے کام کے لئے ہم سب کو تقویت دے سکتے ہیں۔ مضمون کا ذکر کچھ اِس طرح ہے:

''موجودہ دَور کے سب سے اہم گیتوں کی جائے پیدائش ایک کھیت تھا۔ یہ 1756ء کا سال تھا۔ ایک ہونہار سولہ سال کا لڑکا جو کہ میجر ٹاپ لیڈی کا بیٹا تھا اپنی بیوہ ماں کے ساتھ آئرلینڈ میں کسی عزیز کو ملنے گیا۔ اِس ملاقات کے دوران ایک عام آدمی جس کا نام کوڈی مین (Codymain) تھا، ایک کھیت میں تبلیغی عبادت کروا رہا تھا تاکہ اِردگرد کے کسانوں کو فائدہ ہو۔ یہ نوجوان لڑکا جس کا نام اگسٹس ماؤنٹ گو ٹاپ لیڈی تھا، شوق سے اِس عبادت کے گیت کو چارے کی گاڑی پر بیٹھ کر سُن رہا تھا۔ اُس وقت جو وعظ کیا گیا اُس کی آیت ہمارے حوالے کے مطابق تھی: ''تم جو دُور تھے مسیح کے خون کے وسیلے سے نزدیک آ گئے ہو۔'' اَب تک یہ نوجوان اِس بڑی نجات کے لئے اجنبی تھا۔ لیکن اِس سادہ سے راستے نے اُس کو یسُوع کے پاس پہنچا دیا۔ اُس دِن وہ لڑکا تبدیل ہو گیا۔ وہ وعظ جس نے اُس کی زِندگی کو تبدیل کیا آخرکار مسیحیت کی دُنیا میں اس گیت کا خالق بن گیا۔ ''یسُوع ہے میری چٹان۔''

سچے اور وفادار خُدا کے خادم جب پانی میں بیج پھینکتے ہیں تو وہ نہیں جانتے کہ وہ کس طرح بڑھے گا یا شاید کتنے دِنوں کے بعد وہ اِس کو حاصل کریں۔ یہ سادہ آئرلینڈ کا مبلغ اِس نوجوان کے دِل کے اندر بیج ڈال رہا تھا۔ جو آج لاکھوں دِلوں کے لئے خُدا کے جلال کا باعث بنا۔

(مرحوم) اپاسٹل جے ایف کرولز

ہالینڈ

گیت: یسُوع ہے میری چٹان
"Rock of Ages"

1- اَے میری چٹان۔ میرے ساتھ جُڑ جا
مجھے اپنے نیچے چھُپا لے
پانی اور خُون کو میرے اندر پیدا کر
جو کہ تیری پسلی سے بہا۔
گُناہ کا دُہرا علاج کر
اپنی طاقت سے مجھے اِس گُناہ اور غلطی سے بچا

2- یہ میرے ہاتھوں کی محنت سے نہیں
کہ مَیں تیرے قوانین کو پورا کروں۔
کیا میری خواہش میرا کوئی علاج کر سکتی ہے؟
کیا میرے بہتے آنسو
میرے گُناہ کا کفارہ ہو سکتے ہیں؟
صرف تُو ہی اور صرف تُو ہی مجھے بچا سکتا ہے۔

3- اپنے ہاتھ میں مَیں کچھ نہیں لایا
مَیں صرف تیری صلیب کے ساتھ لٹکا ہوا ہوں
تیرے پاس لباس کے لئے آتا ہوں۔
بے بس ہوں پر تیرے پاس تیرے فضل کے لئے آتا ہوں۔
مَیں غلطی پر ہوں، تیرے چشمے کے پاس آتا ہوں۔
مجھے دھو دے ورنہ مَیں مر جاؤں گا۔

4- جب مَیں تیرا آخری سانس لیتا ہوں
جب میری آنکھیں قریب المرگ ہوں

جب انجانی دُنیاؤں کی طرف اُڑ جاتا ہوں
مَیں تجھے تیرے تختِ عدالت پر دیکھتا ہوں
زمانوں کی چٹان تُو مجھے پکڑ لے
اور مجھے اپنے اندر چھُپا لے

آمین

Word of Life No.15 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 27:1 تا 6 آیت

''خُداوند میری روشنی اور میری نجات ہے مجھے کس کی دہشت؟
خُداوند میری زِندگی کا پُشتہ ہے مجھے کس کی ہیبت؟
جب شریر یعنی میرے مخالف اور میرے دُشمن
میرا گوشت کھانے کو مجھ پر چڑھ آئے تو وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑے
خواہ میرے خلاف لشکر خیمہ زن ہو
میرا دِل نہیں ڈرے گا۔
خواہ میرے مقابلہ میں جنگ برپا ہو
تو بھی مَیں خاطر جمع رہوں گا۔
مَیں نے خُداوند سے ایک درخواست کی ہے۔مَیں اِسی کا طالب رہوں گا
کہ مَیں عُمر بھر خُداوند کے گھر میں رہوں۔
تاکہ خُداوند کے جمال کو دیکھوں اور اُس کی ہیکل میں اِستفسار کیا کروں۔
کیونکہ مصیبت کے دِن وہ مجھے اپنے شامیانہ میں پوشیدہ رکھے گا۔
وہ مجھے اپنے خیمہ کے پردہ میں چھُپا لے گا۔
وہ مجھے چٹان پر چڑھا دے گا۔
اَب مَیں اپنے چاروں طرف کے دُشمنوں پر سرفراز کیا جاؤں گا۔
مَیں اُس کے خیمہ میں خوشی کی قربانیاں گزرانوں گا۔

مَیں گاؤں گا۔ مَیں خُداوند کی مدح سرائی کروں گا۔‘‘

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ زبور نویس اِنسانیت کے دُشمنوں کے کی گنتی کرتا ہے یعنی گُناہ، جہنم اور موت جیسے دُشمن۔ یہ دُشمن اُس کے جسم کی کمزوری کا باعث ہیں اور اگرچہ وہ اُس کے اِردگرد خیمہ زن ہو جائیں اور ہر روز اُس پر حملہ کریں پھر بھی اُسے کوئی فکر نہیں کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ خُداوند نے اُس کے اِردگرد خیمہ لگا دیا ہے۔ اُن دِنوں میں تختے لگا کر راستہ بنایا جاتا تھا اور یہ راستہ بڑی ہیکل کے ساتھ مُنسلک تھا۔ اور اِس راستے کے ذریعے سے ساری برکتیں اور رحمتیں جشن کے وقت رکھی جاتی تھیں تاکہ ہر کوئی دیکھ سکے۔ یہ راستہ ہیکل سے مُنسلک تھا اور آج بھی چرچ جو کہ زِندہ خُدا کی ہیکل ہے ویسا ہی راستہ بن چُکا ہے۔ اِس راستے پر چل کر ہم اپنے دُشمنوں کے سامنے اپنے سر اُونچے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ محنت کا وقت گزر چُکا ہے اور خُدا کی برکت اَب یقینی طور پر ہمارے لئے ہے۔ کیونکہ جیسے زبور نویس نے کہا ہے: ہمارے پاؤں چٹان پر ہیں اور چٹان کو ہٹایا نہیں جا سکتا۔ ہمارا سفر ختم ہو چُکا ہے۔ ہمارے اندر کا اِنسان خُدا کی حفاظت میں ہے اور اُس کو خوش آمدید کہا گیا ہے تاکہ وہ اور برکتیں حاصل کرے یعنی مُردوں میں سے جی اُٹھنا اور خُدا کی بادشاہت۔

اِس برکت کا ذِکر ہم مُکاشفہ 7:2 آیت میں یوں پڑھتے ہیں:

’’جس کے کان ہوں وہ سُنے کہ رُوح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے مَیں اُسے
اُس زِندگی کے درخت میں سے جو خُدا کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دُوں گا۔‘‘

یہاں ہم بڑی وضاحت کے ساتھ دیکھتے ہیں کہ ہمیں اپنی دُہری فطرت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ ہماری قدرتی فطرت کمزور ہوتی جاتی ہے۔ اور ہماری رُوحانی فطرت مضبوط، مگر یہ اُس وقت ہوتا ہے جب ہم خُدا کے کلام اور اُس کے حُکموں پر عمل کرتے ہیں۔

ہمارے خُداوند کو جب وہ اِس زمین پر تھا، ایک عالمِ شرح کی طرف سے ایک سوال پوچھا گیا کیونکہ وہ خُدا کے کلام کے متعلق بہت بولتا تھا کہ وہ کس طرح ہمیشہ کی زِندگی حاصل کر سکتا ہے؟ خُداوند نے اُسے کہا: شریعت کا قانون کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ کہ تُو خُداوند اپنے خُدا سے سب سے بڑھ کر محبت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔‘‘ ہمارے خُداوند نے اُس سے کہا: ’’تُو نے بالکل ٹھیک کہا۔‘‘ وہ اِس وقت اندرونی زِندگی کے متعلق بتا رہا تھا یعنی رُوحانی اور ہمیشہ کی زِندگی۔

عالمِ شرح نے ایک بار اُسے آزمانے کے لئے کہ وہ یسُوع مسیح کو نیچا دِکھائے جیسے کہ آج کل وکالت کا پیشہ کرنے والے ہمیشہ اپنے مخالف کو نیچا دِکھانے کی کوشش کرتے ہیں، اُس سے پوچھا: ’’پھر میرا پڑوسی کون ہے؟‘‘ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے خُداوند نے بڑے شان دار طریقے سے اُسے نیک سامری کی تمثیل سمجھائی کہ ایک شخص ڈاکوؤں میں گِھر گیا۔ وہ اُسے ادھ مُوا چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر ایک کاہن وہاں سے گزرا اور دوسری طرف سے ہو کر چلا گیا۔ پھر ایک لاوی وہاں سے گزرا اور اُس نے اُس کو دیکھا بھی نہیں۔ لیکن کس طرح ایک سامری نے جس کی معاشرے میں کوئی حیثیت نہیں تھی، وہ وہاں آیا اور

اُس کے زخموں پر مرہم پٹی کی۔ اور اُسے سرائے میں رکھا۔ اُس نے سرائے کے مالک کو پیسے دیئے اور کہا: اگر یہ کافی نہ ہوں تو جب مَیں دُوبارہ واپس آؤں گا، مَیں سب کچھ اَدا کر دوں گا۔

یسُوع نے اِس شرع کے عالم سے ایک سوال پوچھا۔ اَب اُس کے پاس سچ کہنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اُس نے اُس سے کہا: ''تُو کیا سوچتا ہے کہ اِن تینوں میں سے کون اُس آدمی کا پڑوسی ہوا؟''

عالمِ شرح نے کہا: ''مَیں سمجھتا ہوں''، اُس نے تسلیم نہیں کیا لیکن کہا: ''مَیں سمجھتا ہوں وہ جس نے اُس پر رحم کیا۔''

یسُوع نے اِرد گرد کھڑے لوگوں سے کہا: ''جا تُو بھی ایسا ہی کر۔ رحم کر تو تجھے مستقبل میں ہمیشہ کی زِندگی ملے گی۔''

جیسے ہم اِس سال میں آگے بڑھ رہے ہیں، ہمیں خُدا کے کلام سے دُور نہیں ہٹنا چاہیے۔ اور مسیح خُداوند کے اِن اِلفاظ کو یاد رکھنا چاہیے اور ہر ایک پر جو ہمیں ملتا ہے رحم کرنا چاہیے۔

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنز لینڈ

Word of Life No.16 - 2017

زِندگی کا کلام

حوالہ: عبرانیوں 23:10 آیت

''اور اپنی اُمید کے اِقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچّا ہے۔''

''قیامت المسیح ناممکن تھی۔ اگر مسیح نہ مرتا اور قبر میں نہ رہتا۔''

بظاہر یہ بیان پڑھنے والے کو غیر یقینی اور پریشانی میں مُبتلا کر دیتا ہے۔ کیونکہ ایسا واقعہ بغیر اِرادے کے نہیں ہو سکتا۔ کیا کسی کو جھٹکا لگ تھا اور رہا وہ پریشانی سے جاگ اُٹھا؟ کیا ہمیں اُٹھ کر کھڑے نہیں ہونا چاہیے اور اِس قسم کے خیال کا جواب دینا چاہیے۔ اِس جنگ کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیے کیونکہ ہمارا دُشمن ہم سے ایسا چاہتا ہے۔ اَب ہم معاملے کی طرف آتے ہیں۔ یہ بیان یا اِس سے ملتے جلتے بیان علمِ الٰہیات کے اُن ماہرین کی سوچ ہیں جو پوری دُنیا میں اِس کی حمایت کرتے ہیں۔

ایک اور عُمدہ قسم کا خیال بھی ہے اور اُن کی خوب صورت اور سادہ تقریر کے پیچھے وہ سوچ پنہاں ہے۔ اگر ہم قیامت المسیح کو ایک عُمدہ قسم کی کہانی کے طور پر دیکھیں تو وہ تمام معجزات بھی جو یسُوع کی الوہیت اور طاقت کا ثبوت ہیں، ایک کہانی ہی معلوم ہوں گے۔

کیا اِن خیالات کو پڑھنے کے بعد لوگوں کے اندر ظاہری طور پر یا خُفیہ طور پر یہ رویہ پیدا نہیں ہو جائے گا کہ وہ ہماری کلیسیاء سے باہر ہو جائیں؟ مگر یہ غلطی ہو گی اور یہ معلومات دُکھ بھری کہانی۔ مسیحیت کے دوست ہوں یا دُشمن، یہ بات تسلیم

شدہ ہے کہ قیامت المسیح ہمارے ایمان کی بُنیاد ہے۔ اور اِس کا مسیح کی مصلوبیت سے گہرا تعلق ہے۔ اِیمان کی اِس ناقابلِ تردید حقیقت کو پولوس رسول یوں بیان کرتا ہے۔

1- کرنتھیوں 15:14 تا 19 آیت:

''اور اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری منادی بھی بے فائدہ ہے اور تمہارا ایمان بھی بے فائدہ۔ بلکہ ہم خُدا کے جھُوٹے گواہ ٹھہرے۔ کیونکہ ہم نے خُدا کی بابت یہ گواہی دی کہ اُس نے مسیح کو جلا دیا حالانکہ نہیں جلایا۔ اگر بالفرض مُردے نہیں جی اُٹھتے۔ اور اگر مُردے نہیں جی اُٹھتے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اوراگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو تمہارا اِیمان بے فائدہ ہے۔تم اَب تک اپنے گُناہوں میں گرفتار ہو۔ بلکہ جو مسیح میں سو گئے ہیں وہ بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ہم صرف اِسی زِندگی میں مسیح میں اُمید رکھتے ہیں تو سب آدمیوں سے زیادہ بدنصیب ہیں۔''

اِس اعلان سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

اگر یسُوع مسیح جو خُدا کا بیٹا ہے نہ آتا، صلیب نہ دیا جاتا، تیسرے دِن مُردوں میں سے جی نہ اُٹھتا، آسمان پر نہ اُٹھایا جاتا تاکہ دُوبارہ واپس آئے، تو پھر یسُوع کی پوری شخصیت اور اُس کا یہ اعلان ناقابلِ یقین حد تک کم ہو جاتا۔

اُس کی پوری تعلیم کا اِختیار ختم ہو جاتا۔ جہاں تک اُس کی بات کو سُننے کا تعلق ہے تو یہ سب کچھ بھی بے مقصدیت میں شامل ہو جاتا تاکہ اِنسانیت خوش ہو جائے۔

اگر مسیح مُردوں میں جی نہیں اُٹھا تو مسیحی اِیمان کو کسی عجائب گھر میں رکھ دینا چاہیے۔

یہ باعثِ دلچسپی ہوتا لیکن مقصد فوت ہو جاتا۔ نہ اُس کی کوئی سچائی رہتی اور نہ اہمیت۔ مسیحیت ایک اچھا خیال بن جاتی۔ لیکن اِس سے آگے کچھ نہیں۔ اِس کے لئے کوئی بھی خواہش نہ کرتا۔ ایک اور بات بھی سمجھنا ضروری ہے۔ کیا یسُوع مسیح جو خُدا کا بیٹا ہے، کیا وہ صلیب پر نہیں مرا؟ اور کیا وہ مُردوں میں سے جی نہیں اُٹھا؟

کون ہے جو مسیح کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور اُس پر اِیمان لاتا ہے پھر بھی خُدا کے کلام کے مطابق جیسا لکھا ہے کہ وہ اُس پر اِیمان نہیں لاتا۔

اِس سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ جس قسم کی عبادت کرتا،جس میں مسیح کی تعلیم دی جاتی ہے اُس کی حمد کے گیت گائے جاتے ہیں تو پھر بھی وہ قیامت المسیح کو نہیں مانتا۔ ایک اور خیال کا اضافہ جو کلام کے مطابق قیامت المسیح کو نہیں مانتا وہ بغیر اُمید کے مرجاتا ہے۔ کیونکہ اُمید تو صرف مسیح یسُوع میں ہی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اُمید تو مسیح یسُوع کے ذریعے سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

وہ لوگ جو انطاکیہ میں پہلے مسیحی ہوئے اُنہوں نے ساری دُنیا کی تصویر کو اپنے اُوپر حاوی کر لیا۔ وہ ہمیشہ قیامت المسیح

کو اپنی تعلیم اور تبلیغ کی بنیاد سمجھتے تھے۔ یہ اُن کی زِندگی تھی اور اُن کی موت بھی۔

قیامت المسیح وسیلہٗ نجات ہے۔ جب خُدا دُنیا کو بچانا چاہتا تھا تو اُس وقت یہ مقصد تھا کہ اُنہیں خُدا کی محبت میں دُوبارہ واپس لایا جائے۔ صلیب اور موت سے رہائی کے لئے یہ ضروری تھا کہ پرانے قرض کو اُتارنے کے لئے کفارہ دیا جائے۔ اور اِس کو دُور کیا جائے۔ قیامت المسیح اِسی رہائی اور نجات کی تکمیل ہے۔ کیونکہ یسُوع مسیح نے ہمیں اپنی موت اور قیامت کے ذریعے سے گُناہ سے آزاد کر دیا ہے۔ لیکن اُس نے ہمیں ایک شان دار اُمید دی ہے جس کو ہم گُناہ کی وجہ سے کھوچکے ہیں۔

جب پولوس رسول نے مسیح کی مُردوں میں سے جی اُٹھنے کی منادی کی تو پھر یہ واقعہ رُونما ہوا۔

اعمال 32:17 آیت:

’’جب اُنہوں نے مُردوں کی قیامت کا ذِکر سُنا تو بعض ٹھٹھا مارنے لگے اور بعض نے کہا کہ یہ بات ہم تجھ سے پھر کبھی سُنیں گے۔ اِسی حالت میں پولوس اُن کے بیچ میں سے نکل گیا۔‘‘

نوح کے زمانے کی طرح لوگوں کو مذاق اُڑانے دیں۔ ہمارے اِیمان کی حفاظت یسُوع مسیح کے وسیلے سے خُدا کے ہاتھوں میں ہے جو ہمارا سردار کاہن ہے۔ خُدا اپنے پاک رُوح سے ہمیں مضبوط کرتا ہے۔ ہمارا اِیمان ہمارے نجات دہندہ یسُوع مسیح پر ہے۔ خوشی سے بڑھ کر بڑی خوشی یہ ہے کہ ہمارا خُداوند مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے!

مرقس 27:10 آیت:

’’یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے ہو سکتا ہے کیونکہ خُدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔‘‘

اپاسٹل ورنرویز (ریٹائرڈ

ساؤتھ جرمنی